اچھی ساس بنئے

اب خاص طور پر ہمارے گھروں میں ساس اور بہو کے درمیان جو سرد جنگ جاری رہتی ہے اس کی طرف آتے ہیں۔

حقیقت اتنی سنگین نہیں ہے جتنا معاشرے نے اسے بنا دیا ہے کہ ہر کہانی، ڈرامے اور فلم میں، بہو بے حد مظلوم ہوتی ہے یا ساس۔

تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ دونوں ہی اطراف سے افراط و تفریط کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

خدا تو ہے نہ میرا عشق فرشتوں جیسا
دنوں انساں ہیں تو کیوں اتنے حجابوں میں ملیں

ہم دوسرے کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں تا کہ اس کی شخصیت کے جو کونے ہمیں چبھ رہے ہیں وہ گول ہو جائیں ہمیں تکلیف نہ دیں لیکن ہم خود بدلنا نہیں چاہتے۔

سب سے پہلے آپ ساس ہیں یا بہو...... اس بات کو تسلیم کریں اور دل سے وعدہ کریں کہ اپنے آپ کو بدلیں گی۔ اب:

ساس کی خدمت میں عرض ہے۔

کہ ''اس لڑکی'' بہو کو آپ نے تلاش کیا، پسند کیا، بیاہ کر لائیں، صدقے واری...... بری سلامی خوشی مبارکبادیاں لاڈ مراد نخرے سبھی کچھ اٹھائے۔

آپ کے بیٹے کا گھر بسا۔ نسل آگے چلی، گھر میں رونق ہو گئی۔ آپ کو ایک دوست میسر آ گئی۔ پھر تفریق کیسی۔

کیا کہا......اس کی عادتیں ناپسندیدہ ہیں۔

گھر صاف نہیں رکھتی۔ زبان چلاتی ہے۔ وقت پہ کھانا نہیں پکاتی۔ مجھے کمپنی نہیں دیتی۔ منہ پھلائے رہتی ہے۔ نت میکے چلی جاتی ہے۔ فضول خرچ ہے، بدمزاج ہے۔ اچھے لباس زیب تن کرے تو گلہ ہوتا ہے کہ ہر وقت دلہن بنی رہتی ہے۔ نہ پہنے تو کہا جائے گا ہر وقت سر جھاڑ منہ پہاڑ۔ جواب دیتی ہے۔ کھانا پکانا نہیں آتا۔ بچوں کا خیال نہیں رکھتی۔ صبح دیر سے اٹھتی ہے۔ آپ کا بیٹا بغیر ناشتے کے دفتر چلا جاتا ہے۔ ٹی وی زیادہ دیر تک دیکھتی رہتی ہے۔ برتن گندے، گھر گندہ......کام پڑا رہتا ہے۔ ہر ہفتے میکے جانے کی تیاری۔

فضول خرچ ہے۔ جب بازار جائے گی دو چار سوٹ اٹھا لائے گی۔ اس کے میکے والے ہر روز آن ٹپکتے ہیں بس ان کی خاطر داری میں لگی رہتی ہے۔ آپ کی پروا نہیں کرتی۔

آپ مرچیں نہیں کھا سکتیں وہ دبا کے مرچیں ڈالتی ہے۔

یہ اور اس طرح کی بہت سی شکایات جو میں نے سنی ہیں یا میرے علم میں آئی ہیں۔ ان کی نوعیت مختلف ہو سکتی ہے۔

چند باتیں آپ نوٹ کر لیں۔

☆ آپ کی بہو کم عمر ہے۔ اس کے پاس زندگی کا وہ تجربہ نہیں ہے جو آپ کے پاس ہے۔

☆ وہ اپنا گھر ماحول اور سارا خاندان چھوڑ کر ایک نئے خاندان کا حصہ بنی ہے۔ اس کو ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگے گا۔ آپ پہلے ان سے بہت لمبی چوڑی توقعات وابستہ نہ کر لیں۔

☆ اگر آپ کے بیٹے کا سلوک، رویہ اس کے ساتھ احترام، محبت، نرمی والا ہے تو جو محبت اس کا شوہر اسے دے گا وہ پلٹ کر وہی کچھ آپ میں بانٹے گی۔ اس لیے اس چیز کا دارومدار اس بات پر ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی تربیت کیسے کی ہے۔

☆ بڑے ہونے کے ناطے آپ پہلے مہربانی، نرمی، محبت، احترام اور سکون اس کو مہیا کریں پھر توقع رکھیں۔

اگران ساری باتوں کے باوجود کچھ شکایات ہیں تو ان کا حل ڈھونڈنے کے لیے بیٹے کو شریکِ مشورہ کریں۔

☆ جب تک مسائل جوں کے توں ہیں آپ خود کو بدل لیں۔

☆ بہو کے معاملات میں دخل نہ دیں۔

اس کو کھانے پینے پہننے سونے تفریح کرنے فون کرنے کسی کو گھر دعوت دینے کی آزادی دیں۔

☆ میاں بیوی دونوں سیر کرنے جائیں، کسی دوست کے گھر جائیں یا باہر کھانا کھانے جائیں تو ان کو خوشدلی سے جانے دیں۔ یاد کریں یہ وقت کبھی آپ کا بھی تھا۔ آپ کو نفیس لباس پہن کر اپنے شوہر کے ہمراہ جانا کتنا اچھا لگتا تھا۔ اب یہ خوشیاں آپ کی اولاد کا حق ہے۔ آپ کو خوش ہونا چاہیے دعا دینی چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

یہ اولاد ہی نہ ہوتی تو یہ گھر کیسا سُونا، ویران اور خاموش ہوتا۔ یا آپ بیٹے کا سہرا دیکھنے تک زندہ ہی نہ رہتیں۔ یہ تو اس کی عنایت ہے، اس کا کرم ہے۔ یہ ضروری تو نہیں کہ ہم جو خواہش کریں وہ ہمیں مل جائے۔

☆ اگر بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نوازا ہے تو اُن سے پیار کریں، ان کا خیال رکھیں۔ بیٹیاں ہوگئی ہیں تو کبھی طعنہ نہ دیں۔ بیٹا یا بیٹی کا سبب مرد ہوتا ہے عورت نہیں۔

☆ اگر ابھی اولاد نہیں ہوئی تو دو ماہ بعد اس کو لے کر ڈاکٹر کے پاس نہ چل دیں۔ میاں بیوی کو انڈرسٹینڈ کرنے کے لیے کچھ وقت ضرور دیں۔ دعا کریں، انتظار کریں یہ شادی کے بعد کے تھوڑے سے دن ہوتے ہیں کہ وہ پہنے، سنورے سجے بنے۔ ورنہ کپڑے اور زیور صندوق میں بند رہ جاتے ہیں۔ وہ ماں بنتی ہے تو سائز بدل جاتا ہے۔ پھر اوپر تلے کے بچے ہوں تو بے چاری کی مت ماری جاتی ہے۔

☆ آپ اس کی ماں بن جائیں۔ شفقت کریں، تسلی دیں، مدد کریں، مشورہ دیں۔ اس سے غلطی ہو جائے، وہ کوئی پیغام دینا بھول جائے، دودھ ابل کر گر جائے، روٹی توے پر جل جائے، استری کرتے ہوئے کپڑا اجل جائے، کچھ کھو جائے، سالن میں نمک زیادہ ہو، گوشت نہ گلا ہو......تو ملامت نہ کریں، شرمندہ نہ کریں، غصہ نہ کریں، نقصان تو ہو چکا اب اس کی تلافی تو نہیں ہوسکتی۔ آپ باہمی تعلقات خراب نہ کریں کیونکہ اس سے گھر کا ماحول خراب ہوگا۔ سکون اور خوشی غارت ہو جائے گی۔ باہمی اعتماد کو زک پہنچے گی۔ تعلقات میں دراڑ آ جائے گی۔ ان کو بچائیں۔

☆ بیٹے سے شکایت نہ لگائیں۔ ذکر ہی نہ کریں، پردہ پوشی کریں۔ آپ کا یہ عمل آپ کو اس کی نظروں میں بلند کردے گا۔ (حالانکہ اس کے بالکل الٹ ہوتا ہے)

☆ گھر کے کاموں میں اس کی مدد کریں۔ وہ مشورہ مانگے تو ضرور دیں۔ اس کی سہیلی آ جائے تو دونوں کو باتیں کرنے دیں اور میزبانی کا فرض آپ خود نبھائیں۔ اس سے آنے والے پر آپ کے خاندان کا مثبت اثر پڑے گا اور بہو کے دل میں آپ جگہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

☆ اس کی سالگرہ ہو یا اس کی شادی کی سالگرہ ہو اسے تحفہ ضرور دیں چاہے وہ ایک پھول ہی کیوں نہ ہو۔ آپ کا یہ عمل اسے یاد دلائے گا کہ وہ آپ کے لیے کتنی اہم ہے۔

☆ اگر وہ کسی بات پر زور سے بولے یا غصہ کرے تو آپ چپ ہو جائیں کیونکہ غصے میں عقل منہ ڈھانپ لیتی ہے۔ بندے کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کیا کہہ رہا ہے۔ بعد میں مناسب وقت پر سمجھا دیں۔ آپ عمر تجربے اور رشتے میں اس سے بڑی ہیں۔ آپ کا صبر، ظرف، تحمل اور عمل بھی بڑا ہونا چاہیے۔ ہر معاملے میں آپ نے ایک روشن مثال پورے خاندان کے سامنے قائم رکھنی ہے۔ اس لیے کہ گھر کا ماحول خوشگوار رہے، باہمی محبت واحترام میں اضافہ ہو اور باقی خاندان کے لوگوں تک یہ فیض پہنچے کہ وہ بھی ایسا اچھا عمل کرنے والے بن جائیں۔

☆ معاف کر دیں۔ گھر میں لڑائی، جھگڑا، اختلاف رائے، ایک دوسرے کی شکایت کرنا ماحول کو بے سکون کر دے گا اور اس عمر میں اس کے منفی اثرات آپ پر زیادہ ہوں گے۔ بچے الگ ڈسٹرب ہوں گے۔ انھیں بلکہ شوہر کو اپنی ماں سے بھی محبت ہوتی ہے اور بیوی سے بھی پیار ہوتا ہے۔ ان دونوں میں جھگڑا ہو تو اس کے لیے تکلیف دہ صورتِ حال ہوتی ہے آپ اسے کسی آزمائش میں نہ ڈالیں۔

☆ اگر کوئی غلط فہمی ہو تو سب کے سامنے اس کا اظہار کرنے کا رواج ڈالیں تاکہ شیطان کو فساد ڈالنے کا موقع نہ ملے اور اسی وقت دل صاف ہو جائیں۔

☆اس کے خاندان کو برا بھلا نہ کہیں۔

اس کے جہیز کی چیزوں میں خامی نہ نکالیں۔

اس کی پسند پر اعتراض نہ کریں۔

وہ جو چیز خرید کر لائے اگر واقعی اچھی ہے تو اس کی تعریف کریں۔

ہاں اگر فضول خرچی ہے تو آہستہ سے سمجھا دیں۔

بیٹے کو کہیں اس کو باقاعدہ جیب خرچ دے۔

اسے خرچ کی آزادی دیں۔ پسند کی خریداری کی آزادی دیں۔ پسند کا لباس اسے پہننے دیں اس پر قدغن نہ لگائیں۔ یہ چیز اس کے دل میں آپ کے لیے نفرت کے جذبات پیدا کرے گی اور آپ سوچیں گی کہ اس کا سلوک ایسا کیوں ہے۔

☆ اگر آپ کا بیٹا اس کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے تو وہ کبھی دل سے آپ کی عزت نہیں کر سکتی۔ وہ سمجھ لیتی ہے کہ اس ناروا سلوک کے پیچھے ماں کا ہاتھ ہے اس لیے ہمیشہ بیٹے کو یاد دلاتی رہیں کہ اللہ کا حکم ہے عورتوں سے نیک سلوک کرو۔

☆ باغبانی کریں، تلاوت کریں، محلے کے بچوں کو پڑھانا شروع کر دیں۔ یہ نیکی ہے مشغلہ بھی ہے تنہائی کا وقت اچھا کٹ جاتا ہے۔

☆ کوئی فنکشن، خریداری، سفر کسی کی شادی میں شرکت، کوئی بڑا فیصلہ ہو تو اسے شریک مشورہ رکھیں۔ اس سے اس کو زندگی میں تحفظ اور اعتماد حاصل ہوگا۔ اسے فیصلے کرنے کا سلیقہ اور طریقہ آجائے گا۔

☆ سیکھنے اور سکھانے کا عمل تمام عمر جاری رہتا ہے بس ہم اس کا اعتراف نہیں کرتے۔ سوچتے ہیں ہم اتنے بڑے ہو گئے بالوں میں چاندی آ گئی اب تو ہمیں جینا آ گیا ہے۔ ہماری دانش مکمل ہو گئی۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ جو ہمیں معلوم ہے وہ بہت کم ہے اور نا معلوم بہت زیادہ ہے۔

کائنات بہت بڑی ہے اور اسرار و علوم سے بھری پڑی ہے۔ ہم تو اس کے ایک کونے کے ایک نہایت ہی چھوٹے سے حصے پر ایک ذرے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کمال تو یہ ہے کہ رب دو عالم نے اس خاک کے ذرے کو اپنا خلیفہ ہونے کا شرف عطا کر کے اسے باعزت بنا دیا ہے ورنہ ہم کیا اور ہماری بساط کیا۔ اپنی غلطی سمجھ میں آجائے تو مان لیں، اعتراف کر لیں اور معافی مانگنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

☆اپنی بات منوانے پر کبھی اصرار نہ کریں۔ ضد اچھی چیز نہیں ہوتی۔ لوگ کہتے ہیں بڑھے بدمزاج ضدی چڑچڑے اور خبطی ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اپنے آپ کو ان سب القابات سے بچانا ہے۔

☆ آپ گھر میں ایسے رہیں کہ گھر والے آپ کی قربت کی آرزو کریں، آپ کی خدمت کو سعادت سمجھیں۔ مشورہ کریں، آپ کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں، آپ کی قدر کریں، عزت کریں، بات مانیں اور آپ مر جائیں تو آپ کا نیک سلوک یاد کر کے روئیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے مر جانے کے بعد یہ سمجھا جائے......خس کم جہاں پاک!

یہ سب کچھ آپ کی اعلیٰ ظرفی، وسیع القلبی، درگزر، نرمی، عزت اور محبت سے ممکن ہے۔ آزما کر دیکھ لیں۔ فارغ نہ رہیں۔ کوئی نہ کوئی مصروفیت نکال لیں۔ صحت مند رہنے کے لیے یہ بہت ضروری ہے۔